مثالی ازدواجی زندگی کے سنہری اصول

خوشگوار اور کامیاب
ازدواجی زندگی
گزارنے کے لئے
رہنما کتاب

محبوب العلماء والصلحا
حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-2618003

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنتی عورت
شوہر کی فرمانبردار

از افادات

پیر طریقت رہبر شریعت مفکر اسلام
محبوب العلماء والصلحاء
حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

جنتی عورت......شوہر کی فرمانبردار

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد !

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

و من ایتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا و جعل

بینکم مودۃ و رحمۃ ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون ○

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون. و سلام علی المرسلین.

والحمد للہ رب العالمین.

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و بارک وسلم

آج کا موضوع

احادیث میں جنتی عورت کے بارے میں بہت تذکرے ہیں کہ کون سی عورت جنت میں جائے گی۔ دل میں خیال آیا کہ آج اس نظر سے چند احادیث جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ احادیث مبارکہ میں جنتی عورت کی جو نشانیاں بتائی گئی ہیں ان نشانیوں کو ذرا آپ کے سامنے کھولا جائے تا کہ آپ اپنی زندگی کا اسکے ساتھ موازنہ کر سکیں اور دیکھ سکیں کہ آپ کی زندگی اس کے مطابق ہے یا نہیں۔ کیا آپ کے اندر جنتی عورت کی نشانیاں موجود ہیں یا کچھ کی کوتاہی ہے۔ اور اگر کمی کوتاہی ہے تو ابھی کچھ نہیں گیا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں، اپنی زندگی کو

بدل لیں۔ ہم چاہیں تو سب گناہوں سے معافی مانگ سکتے ہیں اور اپنے ناراض پروردگار کو منا سکتے ہیں اور اپنے اندر جنتیوں والے اعمال پیدا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ان باتوں کو ذرا توجہ سے سنئے گا۔ یہ مقدر کا فیصلہ ہوتا ہے، یہ زندگی کا فیصلہ ہوتا ہے کہ کون جنتی اور کون جہنمی۔ ہم اپنے آپ میں اپنے آپ کو اچھا سمجھتے پھریں لیکن اس اچھائی کا کیا فائدہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ہی اچھا نہ کہیں۔

جنتی عورت کون؟

دیکھنا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جنتی عورت کون ہو گی۔ اب ایک عورت کہے کہ میں بہت ہی زیادہ خوبصورت ہوں۔ تو بھئی قیامت کے دن چہرے کی خوبصورتی کو تو نہیں دیکھا جائے گا۔ ایک عورت کہے کہ میں بڑی پڑھی لکھی ہوں، میں نے ایم اے اکنامکس کیا ہوا ہے، بھئی آپ کے ایم اے کرنے کا کیا فائدہ، قیامت کے دن تو اس تعلیم کو کوئی نہیں پوچھے گا۔ کوئی عورت کہے کہ میں بڑی مالدار ہوں، بھئی آپ کے مالدار ہونے کا کیا، جب تک کہ اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے رب کو راضی نہیں کرے گی۔ ایک عورت کہے کہ مجھے کپڑے پہننے، پہننے، اوڑھنے کا بڑا سلیقہ ہے، جو کپڑے میں بنا کر پہنتی ہوں، وہی فیشن بن جاتا ہے۔ بھئی مانا کہ آپ میں ناز نخرہ بھی بہت ہے اور آپ میں کلر میچنگ کی سینس بھی بہت ہے اور آپ کے پاس فیشن کے لئے نئے آئیڈیاز اتنے ہیں کہ نماز میں کھڑی ہوئی آپ اپنے کپڑوں کو ڈیزائن کر رہی ہوتی ہیں، مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نظر میں بھی کوئی مقام ہے یا نہیں۔ تو ہم اپنی طرف سے بڑے باتونی بنتے ہیں کہ جی میں بڑی سمجھدار ہوں...... بڑی معاملہ فہم ہوں...... میں خاوند کو پہچانتی ہوں...... میں محفل میں بات کرنا جانتی ہوں...... میں قادر الکلام ہوں...... میں اپنی فیلنگز کو ایکسپریس کر سکتی ہوں۔ آپ کی ان تمام

خوبیوں کا کیا فائدہ اگر اللہ رب العزت کے ہاں ت خوبی سمجھی ہی نہیں جائے گی۔ مقصد تو یہ ہے کہ جن خوبیوں کو اللہ تعالیٰ خوبی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول خوبی فرماتے ہیں، اصل خوبی تو وہ ہوتی ہے۔ باقی چیزیں تو خوبی نہیں کہلائیں گی۔ تو دیکھنا یہ ہے کہ احادیث کے آئینے میں جنتی عورت کی نشانیاں کیا ہیں اور یہ نشانیاں ہمارے اندر موجود ہیں یا نہیں۔ ہونا وہی ہے جو پروردگار نے کہہ دیا اور جو اللہ تعالیٰ کے محبوب نے بتلا دیا۔ ہماری مرضی سے ہمیں جنت نہیں ملنی، اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہمیں جنت ملنی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ان احادیث کو دل کے کانوں سے سنیں اور پھر اپنی زندگی کو اس کے مطابق دیکھیں اور اس کو ڈھالنے کی کوشش کریں اور اگر زندگی اس کے مطابق ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور ان عملوں پر ہمیشہ استقامت مانگیں کہ موت تک ہم ان اعمال پر لگے رہیں۔

جنتی عورت کی تین نشانیاں

ایک حدیث پاک میں ہے۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

الا اخبرکم بنساء کم فی الجنۃ . قلنا بلیٰ یا رسول اللہ ﷺ قال کل ودودٍ ولود اذا غَضِبَتْ اَوْ اُسِیءَ الیھا او غَضِبَ زوجھا قالت ھٰذہٖ یدی فی یدک لا اکتحل بغمض حتیٰ ترضی

فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں تمہاری ان عورتوں کے بارے میں جو جنت میں جائیں گی''۔ اب ذرا غور کیجئے کہ اللہ رب العزت کے محبوب کا کتنا بڑا احسان ہے عورتوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے نشانیاں بتا دیں۔ فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں ان عورتوں کے بارے میں جو جنت میں جائیں گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگے سے عرض کیا۔ کیوں نہیں، اللہ کے نبی ﷺ! ضرور بتایئے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ ودود. خاوند سے محبت کرنے والی۔ ولود۔ بچے جننے والی۔ اذا غضبت۔ جب وہ عورت کبھی غصے میں آجائے۔ او اسیی الیھا۔ یا اس عورت کو خاوند کوئی دل جلانے والی بات کردے۔ او غضب زوجھا۔ یا اس کا خاوند اس سے ناراض ہوجائے۔ تو تین صورتیں بتائی گئیں۔ عورت کو کسی بات پر غصہ آجائے یا عورت کو کوئی ایسی بات کہہ دی جائے جو اس کا دل جلا دے یا اس کا خاوند غصے میں آجائے۔ ان تینوں صورتوں میں وہ عورت کہے۔ ھذہٖ یدی فی یدک۔ یہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ لا اکتحل بغمض حتیٰ ترضیٰ۔ میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک کہ آپ مجھ سے راضی نہیں ہوجائیں گے

جنتی عورت کی پہلی نشانی ودود

اب اس حدیث پاک پر ذرا غور کیجئے۔ پہلی نشانی بتائی گئی کہ ودود۔ عربی میں ود محبت کو کہتے ہیں، ودود محبت کرنے والی کو کہتے ہیں۔ یعنی اپنے خاوند سے محبت کرنے والی یا دوسرے الفاظ میں خاوند کی عاشقہ۔ جب اتنی محبت ہو کہ جس کی وجہ سے اس کو شوہر کی ناراضگی بھی اچھی لگے۔ مراد یہ کہ خاوند اگر اس سے غصے بھی ہو تو اس کو غصہ نہ آئے۔ جیسے بچہ کوئی الٹا سیدھا کام بھی کر دیتا ہے تو ماں ہنستی مسکراتی رہتی ہے اس محبت کی وجہ سے جو اس کو بچے کے ساتھ ہے۔ اسی طرح۔ ودود۔ وہ بیوی ہوگی کہ اگر کسی بات پر خاوند کو غصہ بھی آجائے تو بھی اس کو محبت کی وجہ سے اس کی ناراضگی دکھ نہ دے۔ اور واقعی جن کو محبت ہوتی ہے تو وہ خوشی میں تو خوش ہوتے ہی ہیں لیکن اگر محبوب ناراض ہوجائے تو ان کو ناراضگی بھی پسند آتی ہے اور وہ کہتے ہیں جی وہ تو ناراض ہو کر بھی خوبصورت لگتی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ ودود وہ عورت ہے کہ جس کو خاوند سے اتنی محبت ہو کہ اس محبت کی وجہ سے

اس کو خاوند کے عیب بھی عیب نظر نہ آئیں۔

محبت کی تعریف کی گئی ہے کہ محبت اس کو کہتے ہیں کہ محبوب کے عیب بندے کی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کو نفسانی اور شیطانی جنسی محبتیں ہوتی ہیں اگر ان میں سے لڑکی کو سمجھایا جائے کہ اس لڑکے کے اندر تو یہ عیب ہے، یہ عیب ہے۔ وہ کان سے سنے گی ہی نہیں۔ اس کو کہو کہ وہ تو پڑھا لکھا ہوا نہیں، کہے گی بس مجھے وہی اچھا۔ اس سے کہو کہ اس کا کوئی کاروبار ہی نہیں، کہے گی میں کرلوں گی گزارہ۔ اب جتنا مرضی اسے سمجھاؤ اس کو بات سمجھ ہی نہیں آتی۔ اس لئے کہ محبت محبوب کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ اسی طرح ودود وہ عورت ہوگی کہ خاوند کی اچھائیاں تو اس کو اچھائیاں لگتی ہی ہیں اتنی محبت کہ اگر کوئی برائی بھی ہے تو اس کو اس سے بھی پیار آتا ہے۔ اتنی ٹوٹ کر محبت کرنے والی، اس کو ودود کہتے ہیں۔ کڑوی بھی خاوند کہے تو اس کو میٹھی لگے۔

اور یہ چیز اگر آپ بیٹے کے معاملے میں سوچیں تو آپ کو یہ بات جلدی سمجھ میں آجائے گی کہ بیٹا غلطی بھی کرلے تو آپ کو وہ غلطی اتنی بری نہیں لگتی جتنا دوسروں کے بچوں کی غلطی بری لگتی ہے۔ اس محبت کی وجہ سے جو آپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ہے۔ اسی طرح ودود وہ عورت ہوگی کہ جو خاوند کی عاشقہ ہو، محبت کرنے والی ہو، ٹوٹ کر پیار کرنے والی ہو اور غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا ہی گوارا نہ کرے، شوہر پر فریفتہ ہو۔ ایسی عورت کو ودود کہتے ہیں۔ تو یہ جنتی عورت کی پہلی نشانی بتائی گئی۔

اپنا موازنہ کیجیے

اب ذرا اس خوبی کو اپنی زندگی میں دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کو اپنے خاوند کی اچھائیاں بھی اچھائیاں نظر نہیں آتیں۔ کتنے لوگ ہیں جو اچھائی کے ساتھ

زندگی گزارتے ہیں اور ذرا سی کوئی بات خلاف مزاج ہو جائے تو بس ان کا غصہ پھر قابو میں نہیں ہوتا۔ اب سوچئے کہ آپ اللہ کے ہاں ودود کیسے بنیں گی۔ ودود اس کو کہتے ہیں جو اپنے شوہر پر فریفتہ ہو۔ لوگ بھی محسوس کریں کہ یہ تو ہر وقت خاوند کی ہی باتیں سوچتی ہے، خاوند ہی کی باتیں کرتی ہے اور خاوند کے بارے میں ذرا اِدھر اُدھر کی بات سننا گوارا ہی نہیں کرتی۔ اور حالت تو یہ ہے کہ آج کل کی جوان لڑکیاں میکے گھر میں جاتی ہیں تو خاوند کے گلے کرنے کے سوا کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ سہیلیوں میں بیٹھتی ہیں تو اپنے خاوند کی برائی کرنے کے سوا کام ہی نہیں ہوتا۔ پانچ منٹ کے لئے ایئر پورٹ پر کسی عورت کے ساتھ ملنا ہو تو پانچ منٹ میں اسے خاوند کی سب الٹی سیدھی باتیں سنا دیتی ہیں۔ کیا اس کو ودود کہیں گے...... ہرگز نہیں۔

لہٰذا اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کیجئے۔ اللہ رب العزت نے اسے آپ کی زندگی کا ساتھی بنایا، آپ کا حاکم بنایا۔ اب اس کے ساتھ خود محبت پیدا کرنے کی تدبیریں اختیار کیجئے۔ ودود کہتے ہیں محبت کرنے والی۔ تو اب اپنے خاوند سے جس طرح بھی محبت بڑھ سکتی ہے۔ اس محبت کو آپ بڑھانے کی کوشش کیجئے۔

جنتی عورت کی دوسری نشانی ولود

دوسری صفت بتائی گئی ولود۔ ولود کہتے ہیں زیادہ بچے جننے والی یعنی کچھ عورتیں زیادہ بچے جننے والی ہوتی ہیں اور وہ بچے جننے سے گھبراتی بھی نہیں ہیں اور کچھ آج کل کی ماڈرن تعلیم ایسی ہے کہ بچہ ایک ہی اچھا۔ اور کہیں یہ کہتے ہیں کہ بچے دو ہی اچھے۔ اور کہیں کہتے ہیں پہلا بچہ ابھی نہیں، دوسرا بچہ پھر کبھی اور تیسرا بچہ کبھی نہیں۔ تو نبی علیہ السلام نے جنتی عورت کے بارے میں کہا کہ ولود ہوتی ہے زیادہ بچے جننے والی ہو۔ یاد رکھیں اس نیت سے کہ بچے ہوئے تو ہم زندگی کو

انجوائے نہیں کر سکیں گے، بچوں کا روکنا حرام ہے۔ اس وجہ سے بچوں کو روکنا کہ ہم ان کو Afford (برداشت) نہیں کر سکیں گے، یہ حرام ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

نحن نرزقکم وایاھم

تمہیں بھی ہم رزق دیتے ہیں اور ان بچوں کو بھی ہم رزق دیتے ہیں

تو گویا اس وجہ سے بچوں کی رکاوٹ کی کوئی تدبیر کرنا منع ہے۔ ہاں اگر کوئی میڈیکل وجہ ہے کہ عورت کمزور ہے، بار بار حاملہ بن نہیں سکتی، صحت پر اثر پڑتا ہے، ڈاکٹروں نے مشورہ دے دیا کہ آپ کی طبیعت اب ایسی ہے کہ آپ کچھ وقفہ دیں تو اب ڈاکٹر کی بات پر عمل کرنا شرعاً جائز ہوگا۔ چونکہ ایک عذر ہے اس لئے اس عذر کا شریعت نے لحاظ رکھا ہے۔

کفر کے ماحول میں اولاد کا تصور

عام زندگی میں جیسے کفار کے ماحول میں، وہاں تو عورت کو بچے کا ہونا ہی مصیبت نظر آتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سڈنی سے ایک آدمی سنگاپور کی طرف روانہ ہوا تو اسی جہاز میں ایک فرنگی جوڑا بھی بیٹھ گیا۔ ان کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہ قریب کی سیٹ پر بیٹھے تو وہاں پر ان کی باتیں ہونے لگیں۔ تو اس نوجوان نے ان سے یہ پوچھ لیا کہ بھئی آپ کی شادی کو اتنا عرصہ ہوا، آپ نے اولاد کے بارے میں کیا پلاننگ کی ہے۔ تو وہ دونوں مسکرا کر کہنے لگے کہ ہم نے یہ پلاننگ کی ہے کہ ہم بچہ ہونے ہی نہیں دیں گے۔ اس نے کہا، وہ کیوں؟ کہنے لگے ہم نے آپس میں یہ طے کر لیا ہے کہ ہم ایک کتا گھر میں پال لیں گے، بس اسی سے محبت کریں گے وہ وفادار ہوتا ہے اور اولاد بے وفا ہوتی ہے، ہمیں بچے نہیں چاہئیں۔ تو کفر کے ماحول میں آج اولاد کے بارے میں یہ سوچا جاتا ہے۔

دین اسلام میں اولاد کا تصور

اسلام کے ماحول میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جنتی عورت کی نشانی۔ ولود۔ زیادہ بچے جننے والی۔ اس لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اگر میری امت زیادہ ہوگی تو اس بات پر میں فخر کروں گا۔ تو دین اسلام نے تو عورت کو کہا کہ تم تو بھی مجاہد تیار کرنے والی فیکٹری ہو اس لئے جتنے مجاہد تیار کرو گی اتنا ہی زیادہ تمہیں اجر ملے گا۔ اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ جتنے بچے ہوں گے، وہ نیکی پر آئیں گے تو ان کے ہر ہر سانس کے بدلے اللہ تعالیٰ والدین کے نامہ اعمال میں ایک نیکی عطا فرمائیں گے۔ تو یہ بچے تو صدقہ جاریہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا عورت کو چاہیے کہ وہ بچے پالنے سے نہ گھبرائے۔ یعنی بچے پالنے سے گھبرا کر کہنا کہ بچے نہیں ہونے چاہئیں، یہ اسلام میں جائز نہیں۔

حاملہ عورت کیلئے اجر و ثواب

اس لئے حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہوتی ہے اللہ رب العزت اس کو دن میں روزہ دار آدمی کا ثواب دیتا ہے اور رات کو سوتی ہے تو شب بیدار بندے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ اب یہ عورت فقط حاملہ ہے۔ یہ کوئی دن میں روزہ نہیں رکھ رہی۔ رات کے اندر یہ عبادتیں نہیں کرتی۔ دن میں بھی آرام کرتی ہے، رات کو بھی سوتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں لکھواتے ہیں کہ اس کا ہر دن روزہ دار کی مانند لکھا جائے اور ہر رات شب بیدار کی مانند لکھی جائے۔ اب عورتیں اندازہ لگائیں کہ اس سے وہ کتنے بڑے بڑے اعمال کا اجر پالیتی ہیں۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب عورت کے بچہ ہونے لگتا ہے اور اس کو

دردِ زہ ہوتی ہے تو اس وقت فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے عورت! خوش ہو جا اللہ تعالیٰ نے اس درد کی وجہ سے تیرے پچھلی زندگی کے سب گناہوں کو معاف فرمادیا ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جس عورت کا بچہ ہو اور وہ اس کی چھاتی سے دودھ پیے تو ہر گھونٹ چوسنے کے بدلے اس ماں کے نامۂ اعمال میں نیکی لکھی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جو عورت بچے کی خاطر رات کو جاگے تو اللہ رب العزت اس کو اللہ کی راہ میں ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں۔

ایک حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ حاملہ عورت ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والا مجاہد یعنی جو اجر سرحد کی حفاظت کرنے والے مجاہد کو ملتا ہے وہ اجر گھر کی چار دیواری میں، گھر کی سہولتوں رہ کر اس عورت کو ملتا ہے جو اپنے خاوند کی وجہ سے حاملہ ہوتی ہے۔

اور ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو عورت حاملہ ہو اور اس حالت میں اس کا انتقال ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو شہدا کی قطار میں کھڑا فرمائیں گے۔

تو دیکھیں کہ اسلام میں حاملہ عورت کو کتنا اعزاز و اکرام بخشا گیا۔ زیادہ بچے پیدا کرنا جنتی عورت کی نشانی ہے۔

جنتی عورت کی تیسری نشانی: شوہر کو منانے والی

تیسرا لفظ ہے ''غضب'' اور غضبت۔ یعنی کسی بات پر اگر عورت کو غصہ آجائے کہ خاوند نے ہی کوئی الٹی بات کر دی یا اس کی کسی بات پر خاوند کو غصہ آجائے۔ یعنی کوئی ایسی صورت کہ جس میں میاں بیوی کو یا ان میں سے کسی ایک کو غصہ آئے یا دونوں کو غصہ آجائے، ایسی صورت حال گھروں میں ہوتی رہتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر طبیعتیں بھڑک جاتی ہیں۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اگر کوئی

بھی صورت ہے خاوند ناراض ہے یا بیوی کو غصہ آ گیا۔ ان دونوں صورتوں میں وہ عورت اپنا ہاتھ اپنا خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے کہ میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک کہ آپ راضی نہیں ہو جائیں گے۔ اب دیکھئے غلطی کسی کی بھی ہو سکتی ہے۔ دستور یہ ہوتا ہے کہ جب کسی بڑے چھوٹے میں کوئی بات ہو تو عام طور پر چھوٹے کو ہی مشورہ دیا جاتا ہے کہ بھئی تم ہی بڑے سے معافی مانگ لو، چلو بات ختم ہو جائے گی۔ شریعت نے یہاں بھی ایسا ہی کیا ہے کہ اگر بیوی ناراض ہوئی کسی وجہ سے جو جائز تھی یا خاوند ناراض ہو گیا کسی بھی وجہ سے تو شریعت نے کہا کہ اب اس ناراضگی کو دور کرنا تو ضروری ہے۔ لہٰذا اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت ہی تواضع اختیار کرے۔ اللہ کی خاطر اپنی انانیت کو چھوڑے، اللہ کی خاطر اپنی ضد کو چھوڑے، اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑے، اپنی دلیلیں دینے سے رک جائے، اپنے آپ کو سچی ثابت کرنے سے رک جائے اور یوں کرے کہ بجائے باتوں کا جھگڑ بنانے کے اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے کہ میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک کہ آپ راضی نہیں ہوں گے۔

اب شریعت کا حکم دیکھئے کہ شریعت نے اشارہ یہ کر دیا کہ اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے۔ اب اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد یہ نہیں کہ فقط ہاتھ پکڑ کر کہے، ہاتھ خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے۔ مراد یہ کہ اپنے آپ کو خاوند پر پیش کرے۔ اب یہ پیش کرنا میاں بیوی کا معاملہ ہے۔ کبھی پاس بیٹھ کر، کبھی بات کر کے، کبھی ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار والے عمل کر کے۔ تو یہ سارے عمل اس میں شامل ہوں گے۔ عورت اس وقت کوئی بھی محبت کا ایسا عمل کرے کہ خاوند کو منا لے۔ تو فرمایا کہ اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے۔ کتنی باحیا انداز سے بات کی گئی ہے۔ کتنا حسن ہے شریعت کا۔ نبی علیہ السلام کی کیا پیاری باتیں ہیں

سبحان اللہ۔ اشارہ بھی کر گئے، بات بھی سمجھا گئے مگر ایسی کھلی کھلی بات بھی نہیں کی کہ پڑھنے والے کو بری لگتی۔ تو ایسی پیاری بات کہی کہ اپنا ہاتھ اپنے خاوند کے ہاتھ میں دے کر کہے یعنی اپنے آپ کو خاوند کے حوالے کرے۔ محبت کا کوئی عمل خاوند کے ساتھ ایسا کرے کہ جس کی وجہ سے خاوند کا غصہ خوشی میں تبدیل ہو جائے اور اس سے کہہ دے کہ میں جب تک آپ کو مناؤں گی نہیں اس وقت تک میں ہرگز نہیں سوؤں گی۔ جب کوئی عورت غصے کی حالت میں خاوند کو ایسی پیار کی بات کہے گی تو پھر خاوند کا غصہ کیوں دور نہ ہوگا۔ یہ اتنا پیارا اصول نبی علیہ السلام نے بتا دیا کہ عورت اپنے خاوند کے غصے کو اسی وقت ختم کر سکتی ہے۔

خاوند کو ناراض کر کے سونے والی پر فرشتوں کی لعنت

اس سے اس بات کا پتہ چلا کہ میاں بیوی میں اگر کسی بات پر کوئی تلخ کلامی ہو جائے تو اس وقت تک نہیں سونا چاہیے جب تک کہ ایک دوسرے سے راضی نہ ہو جائیں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ خاوند ناراض ہو کر سو گیا اور بیوی نے اس کو منانے کی کوشش نہ کی تو جب تک وہ کوشش نہیں کرے گی اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔

آج کل ماڈرن قسم کی بیویاں ذرا سی بات پہ منہ بسور کر سو جاتی ہیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ اب خاوند خود ہی ہمیں منائے گا۔ شریعت کیا کہہ رہی ہے بیوی خاوند کو منائے۔ اور یہ کیا چاہتی ہیں خاوند ہمیں منائے اور پھر ہم جنت میں بھی جائیں۔ سبحان اللہ۔ بات تو شریعت کی چلتی ہے، ہماری بات تو نہیں چلتی۔ تو شریعت کہہ رہی ہے کہ جب خاوند ناراض ہو یا بیوی ناراض ہو تو بیوی کو پہل کرنی چاہیے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ بھئی اگر کسی جائز بات پر بیوی کو غصہ آ گیا تو اب خاوند اکڑ کر بیٹھ جائے۔ نہیں۔ خاوند کو بھی یہ کہا جائے گا کہ بھئی تم نے اول تو بات ہی ایسی کیوں

کی کہ اپنی بیوی کو غصہ دلا دیا جو ہر وقت تم سے محبت کرنے والی ہے، جو تمہاری اپنی ہے۔ ارے اپنوں کو غصہ دلاتے ہو؟ اور اگر غصہ دلا دیا ہے تو اب اس کو خوش کرنا بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ تو مرد کو بھی پوچھا جائے گا۔ مگر اس حدیث پاک میں نبی علیہ السلام نے عورت کو کہا لہٰذا عورتوں کو دل میں یہ بات تسلیم کر لینی چاہیے کہ ہمیں اول تو زندگی میں خاوند سے کبھی ایسا معاملہ آنے نہیں دینا کہ وہ ہم سے غصے ہو اور ہم اس سے غصے ہوں۔ اگر خدانخواستہ ایسی بات آ گئی تو خاوند کو منانے میں پہل ہمیں کرنی ہے تب ہم جنت میں جانے کی مستحق بنیں گی۔

حدیث پاک میں تو کہا گیا کہ یہ اپنا ہاتھ خاوند کے ہاتھ میں دیکر کہے، میں نہیں سوؤں گی جب تک کہ آپ مجھ سے راضی نہیں ہو جائیں گے۔ لیکن آج کل کی عورتوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ذرا سا غصے میں آئیں، خاوند منانے کے لئے اگر ہاتھ بھی بڑھائے تو ہاتھ جھٹک دیتی ہیں، کہتی ہیں مت مجھے ہاتھ لگائیے۔ اب بتائیں جو خاوند کو یہ کہے گی کہ ہاتھ مت لگائیے پھر کیا یہ جنتی عورت کی نشانی ہے یا کسی اور عورت کی؟ تو اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور اپنی 'میں' کو ختم کر کے جس طرح حدیث پاک میں فرمایا گیا اس کے مطابق بننے کی کوشش کیجئے۔

عورت کیلئے جنت آسان

دیکھئے مرد کو جنت میں جانے کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، بہت سارے کام کرنے پڑتے ہیں۔ مگر عورت کے لئے دو چار کام ہیں جو حدیث میں بتائے گئے۔ اللہ نے آسان سلسلہ بتا دیا۔ یہ دو چار کام کر لے یہ جنت میں چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی کمزوروں کی زیادہ Favour (حمایت) کی ہے۔ شریعت نے ہمیشہ کمزوروں کا ساتھ دیا۔ اور واقعی ہر شریف آدمی اسی طرح کرتا ہے۔ پروردگار کی رحمت بھی اسی طرح ہے کہ ظالم کے معاملے میں مظلوم کی

مدد فرماتے ہیں۔قوی کے مقابلے میں کمزور کی مدد فرماتے ہیں۔تو عورت کی تو اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی بہت Favou کی۔مختلف معاملات میں اس کے لئے آسانیاں کر دیں۔اتنی آسانیاں کیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔اس کا جنت میں جانا بھی اللہ تعالیٰ نے آسان فرما دیا۔

اس میں سے ایک آسانی یہ ہے کہ یہ اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہوتی ہے اور اپنے بچوں کو محبت سے پالنے والی ہوتی ہے۔اب کون سی عورت ہے کہ جس کو خاوند کی محبت اچھی نہ لگے۔ ہر نیک عورت کو اپنے خاوند کی محبت اچھی لگے گی۔ سڑ سڑ کے زندگی گزارنا بھی کوئی زندگی ہے۔ایک دوسرے سے نفرتوں بھری زندگی گزارنا بھی کوئی زندگی ہے۔تو ہر ٹھیک بیوی اپنے خاوند کی محبت کو پسند کرے گی بلکہ خود اس سے محبت کرنا پسند کرے گی۔تو جب اس سے محبت کرنا پسند کرے گی۔تو ایک شرط تو پوری ہو گئی۔اب دوسری شرط بچوں کی پرورش کرنا، یہ بھی عام طور پر دیکھا گیا کہ ہر نیک ماں اپنے بچوں سے فطرتاً محبت کرتی ہے۔سوائے اس کے کہ جو نئی روشنی کی تعلیم میں آ کر بچوں کے پیدا ہونے سے ہی گھبرانے والی ہو۔تیسری بات رہ گئی کہ خاوند کو منا لینا۔ یہ بھی کوئی اتنا مشکل کام نہیں۔اس طرح آسانی کے ساتھ جنت میں جا سکے گی۔اب بتاؤ کہ اس حدیث میں کوئی کہا گیا کہ وہ لمبے سجدے کرنے والی ہو، وہ راتوں کو جاگنے والی ہو، وہ قرآن کی بڑی تلاوت کرنے والی ہو، وہ فلاں کام کرنے والی ہو۔نہیں کوئی نہیں، بس تین کام بتائے اور ان تین کاموں کے کرنے سے اس کے اندر جنتی عورت کی نشانیاں آ سکتی ہیں۔

شوہر کی فرمانبرداری سے صدیقین کا رتبہ

ایک دوسری حدیث پاک میں ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ اذا صلت امرءۃ خمسھا و حصّنت فرجھا

اطاعت بعلها دخلت من ای ابواب الجنة شاءة (ترغیب: ج ۳)

[جب عورت پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے۔ اور وہ اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گی قیامت کے دن جنت میں داخل ہو جائے گی]

اس حدیث میں تین باتیں ارشاد فرمائی گئیں کہ عورت پانچ نمازوں کی پابندی کرے، اپنی ناموس کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہو سکتی ہے۔ حیران ہوتے ہیں۔ اللہ رب العزت کی رحمتوں کا یہ درجہ مردوں میں سے بہت کم لوگوں کو ملے گا، جو صدیقین ہوں گے وہ یہ رتبہ پائیں گے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ بتایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ تو آٹھ دروازے مختلف لوگوں کے لئے ہیں۔ کوئی توبہ کرنے والا، کوئی روزہ رکھنے والا، کوئی ذکر کرنے والا۔ تو مختلف قسم کے لوگ مختلف دروازوں سے جائیں گے۔ تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس دروازے میں سے داخل ہوں گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے درجے پر فائز ہو جب جاؤ گے تمہارے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جائیں گے۔ اب بتایئے کہ مردوں میں جس کی زندگی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر ہوگی۔ ایسے صدیق کے لئے اللہ تعالیٰ آٹھوں دروازے کھولیں گے۔ جب کہ عورت کے لئے اگر وہ پانچ نمازیں پڑھ لے اور پانچ نمازوں کے ساتھ اپنی ناموس کی حفاظت کرے اور خاوند کی اطاعت کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولیں گے۔ حیران ہوتے ہیں کہ پروردگار نے کتنی بڑی مہربانی فرمائی۔ عورت کے لئے جنت میں

داخلہ کتنا آسان کر دیا۔

نمازوں میں سستی

اب دیکھیں تین باتیں بتائی گئیں۔ پانچ نمازیں، وہ تو پڑھنی ہیں۔ مگر دیکھا گیا کہ بعض عورتیں اس میں بھی سستی کرتی ہیں۔ ان کے دل میں یہ ہوتا ہے کہ پڑھنی ہے، ذرا یہ کام کرلوں۔ بھئی کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ پہلے رب کا کام کریں اور پھر دنیا کے کام تو ہونے ہی ہیں۔ مگر یہی بس میں اسے تڑکا لگالوں۔ ذرا میں چاول چولہے پر رکھ لوں اور اسی طرح کرتے کرتے کبھی تو مکروہ وقت ہو جائے گا اور کبھی نماز ہی قضا ہو جائے گی اور فجر کی نماز میں تو عورتیں بہت سستی کرتی ہیں اور اگر ان کو غسل کرنے کی ضرورت ہے تو پھر بہانے بنا کر کہ پانی ٹھنڈا ہے، گھر میں دوسرے لوگ ہیں، میں کیسے نہاؤں۔ فجر کی نماز کو آسانی سے قضا کر لیتی ہیں۔ نماز کسی حالت میں قضا نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیے عورت کو پانچ نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنی لازم ہیں۔ اس کی اہمیت کو عورت پہچانے اور وقت بے وقت نماز پڑھنے کی عادت کو چھوڑیں۔ اہتمام کے ساتھ نماز پڑھیں۔

عزت کی حفاظت

دوسری بات و حصنت فرجھا۔ اور اپنی ناموس کی حفاظت کرے۔ اس لئے کہ عورت کے لئے عزت کی حفاظت اتنی عظیم ہے جیسے مجاہد کے لئے اپنی سرحد کی حفاظت کرنی ہے۔ لہذا کوئی ڈھیلی بات نہ کرے۔ کوئی کسی کی رعایت نہ کرے۔ کسی غیر مرد سے میٹھی گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں، لوچ والی گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں۔ کسی غیر محرم سے تعریفیں سننے کی ضرورت نہیں، یہ فصلی بٹیرے تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ہر عورت کو زندگی میں ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں۔ کوئی فصلی بٹیرا

اس کو بھی دو بول تعریفوں کے بول سکتا ہے۔ تو اس سے Trap (خوفزدہ) ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس آپ اپنی زندگی کا ایک مقصد بنا چکیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ایک مرد کے ساتھ نکاح میں جوڑ دیا۔ اب آپ کے پاس کوئی یوسف ثانی بھی بن کر آجائے تو آپ نے آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھنی، اپنی عزت کی حفاظت کرنی ہے۔

خاوند کی اطاعت

اور اپنے خاوند کی اطاعت کریں گی۔ اب خاوند کی اطاعت کے لئے اپنے آپ کو دل سے تیار کرنا، یہ ذرا مشکل کام ہے۔ مگر کیا اللہ کے لئے ہم یہ تواضع اختیار نہیں کر سکتے؟ یقیناً کر سکتے ہیں۔ اسی میں ہمیں اپنے نفس کو پامال کرنا ہے۔ دیکھیں مردوں کو تو سلوک طے کروایا جاتا ہے بھوکا پیاسا رکھ کے، مجاہدے کروا کے، اور پتہ نہیں کیا کیا اذکار کروا کے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کا سلوک مرد کی یعنی خاوند کی اطاعت کرنے کے اندر طے کروا دیا۔ اسی لئے عورت کے دو پیر ہوتے ہیں۔ ایک ہوتا ہے پیر بیعت، جس سے عورت بیعت کرتی ہے۔ یہ سنت عمل ہے۔ وہ پیر ہوتا ہے۔ اس کی ہر بات چونکہ شریعت کے مطابق ہوتی ہے لہٰذا ماننی ضروری ہوتی ہے اور ایک پیر بیت ہوتا ہے۔ عربی میں بیت گھر کو کہتے ہیں۔ تو گھر کا پیر خاوند ہوتا ہے۔ لہٰذا عورت یہ سمجھے کہ میرے دو پیر ہیں۔ ایک ''پیر بیعت'' ہے۔ وہ جو معمولات بتائیں گے میں وہ بھی کروں گی۔ اور ایک میرا ''پیر بیت ہے'' یعنی میرا گھر کا پیر میرا خاوند ہے۔ جو اس نے کہنا ہے بس میں نے اس کی بات ماننی ہے اور میں نے س کے کام کرنے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں اطاعت بعلها جو اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ اور آج تو فرمانبرداری کروانے کے چکر میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ شادی کے بعد سب سے پہلی خواہش ہوتی ہے کہ حضرت صاحب کوئی ایسا عمل

بتا دو کہ خاوند میری سننے لگ جائے۔ مطلب کیا ہوتا ہے میری مٹھی میں آجائے۔ اب خاوند کو مٹھی میں کرنے کے لئے ہر وقت سوچ بچار کر رہی ہوتی ہے۔

خاوند کو مٹھی میں کرنے کا طریقہ

ہاں خاوند کو مٹھی میں کرنے کا آسان طریقہ ہے اور وہ یہ طریقہ ہے کہ تم اپنے خاوند کی باندی بن جاؤ، خاوند تمہارا غلام بن جائے گا۔ تم اپنے خاوند کی باندی بن جاؤ گی خاوند محبت کی وجہ سے تمہارا غلام بن جائے گا۔ اس کے سوا کوئی دوسرا طریقہ نہیں خاوند کو مٹھی میں کرنے کا۔ یاد رکھنا آپ کی عقلمندی سے، آپ کے زور بیان سے اور آپ کی دولت سے خاوند ڈر تو سکتا ہے لیکن آپ سے محبت نہیں کر سکتا۔ پھر سن لیجئے۔ آپ کی بولنے کی طاقت بہت ہے، دلیلیں بہت ہیں، آپ بڑی مضبوط بات کرتی ہیں، بڑی معاملہ فہم ہیں، ان ساری باتوں سے آپ کا خاوند آپ سے ڈر تو سکتا ہے، آپ سے محبت نہیں کر سکتا۔ محبت کرنے کے انداز کچھ اور ہیں۔ جب کوئی عورت خاوند کے سامنے اپنے نفس کو پامال کر دیتی ہے، اپنے آپ کو بچھا دیتی ہے تو یہ وہ عمل ہے کہ جو خاوند کے دل کو جیت لیا کرتا ہے۔ اس لئے شریعت نے یہ بات کہی۔ اطاعت بعلھا۔ جو اپنے خاوند کی اتباع کرے۔ اس کی اطاعت کرے۔ یعنی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ تو یہ تین باتیں اس عورت کو جنت کے جس دروازے سے چاہے، داخل کر دیں گی۔

خاوند کی رضا جنت کی ہوا

چنانچہ ایک حدیث میں ہے۔
بیہقی شریف کی روایت ہے۔ ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَیما امرءۃ ماتت وزوجھا عنھا راضٍ دخلت الجنۃ (ترغیب:ج ۳)

[جو عورت اس حال میں مرے گی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہوگا تو وہ عورت جنت میں داخل ہو جائے گی]

اب اس حدیث پاک میں تو ایک ہی بات بتا دی گئی کہ اس حالت میں مرے کہ اس خاوند اس سے راضی ہو، یہ نہ ہو کہ ایسی حالت بنا دے کہ خاوند کہے کہ جان چھوٹ گئی۔ ہم نے دیکھا کہ جوانی میں تو بیویاں خاوندوں کی خدمت کر ہی لیتی ہیں اس لئے کہ اس میں خاوند کی ضرورت ان کو بھی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جب بڑھاپا آ جاتا ہے تو اس وقت بچوں کا بہانہ بنا کے عورتیں اپنے خاوندوں سے لاپرواہی کرتی ہیں۔ تو جو جنتی ہوں گی وہ اپنے بوڑھے خاوند کی بھی خدمت کریں گی۔ خدمت سے مراد فقط ایک ہی کام نہیں ہوتا، خدمت سے مراد اس کا خیال رکھنا، اس کے کاموں میں اس کا معاون بن جانا، اس کے کاموں کا انتظام کر دینا، اس کی خوشی کا خیال رکھنا، اس کی بیماری میں اس کی تیمارداری کرنا۔ یہ سب محبت کے اعمال اس کی خدمت کہے جاتے ہیں۔

خاوند کی اطاعت کا عجیب واقعہ

ایک حدیث پاک میں آیا ہے۔ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ تھی۔ وہ اوپر کی سٹوری میں رہتی تھی اور اس کے والد نیچے کے کمرے میں رہتے تھے۔ اللہ کی شان کہ اس کا خاوند کہیں کام کے لئے گیا اور بیوی کو یہ کہہ گیا کہ میرے آنے تک تم نے گھر سے نہیں نکلنا۔ چلا گیا۔ اب پیچھے اس کے والد بیمار ہو گئے۔ تو صحابیات کوئی کام شریعت کے خلاف نہیں کرتی تھیں۔ اس صحابیہ نے اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا، اے اللہ کے نبی ﷺ!

میں اوپر کے مکان میں ہوں، میرے والد نیچے کے مکان میں ہیں، خاوند جاتے ہوئے یہ الفاظ کہہ گئے تھے کہ میرے آنے تک گھر سے باہر نہ جانا۔ اب میرے والد صاحب شدید بیمار ہیں تو اب میں کیا کروں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم گھر میں ٹھہری رہو، جو خاوند نے کہا اس کو پورا کرو۔ چنانچہ کچھ عرصے کے بعد اس کے والد اور زیادہ بیمار ہوگئے۔ اس نے پھر پوچھوایا، نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تم گھر میں ٹھہری رہو۔ حتیٰ کہ اس کے والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ اس نے پھر کہلوا بھیجا کہ جی کیا اب میں گھر سے باہر نکل سکتی ہوں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا چونکہ تیرا خاوند یہی الفاظ کہہ کر گیا تھا اور وہ یہاں ہے نہیں اس لئے تم اسی پر عمل کرو۔ اس نے دل پر پتھر رکھا اور والد کا چہرہ بھی نہ دیکھا اور خاوند کی بات کی اطاعت کی۔ جب اس کے والد کو دفن کر کے آئے تو نبی علیہ السلام نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہیں مبارک ہو، تمہارے اس صبر کی وجہ سے اور خاوند کی اطاعت کی وجہ سے اللہ نے تمہارے باپ کی مغفرت فرما دی۔ اب بتائیں عورت اگر خاوند کی اطاعت کرے تو اس وجہ سے اگر باپ کی مغفرت ہو سکتی ہے تو اس کے اپنے گناہوں کی مغفرت کیوں نہیں ہو سکتی۔ تو دیکھئے کہ نبی علیہ السلام نے شوہر کی اطاعت کو کتنا ضروری قرار دیا اور اس کا کس قدر اجر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبوب بندی

کنز العمال کی حدیث ہے، مرفوع حدیث ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے۔ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا

ان اللہ یحب المرءۃ الملقۃ البزعۃ مع زوجھا الحصان عن غیرہ

[اللہ رب العزت اس عورت کو پسند کرتے ہیں جو شوہر سے محبت رکھنے والی ہو اور شوہر سے خوش مزاج رہنے والی اور دوسرے مردوں سے اپنی عزت

کی حفاظت کرنے والی ہو]

ان اللہ یحب المرء ۃ اس عورت سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ قربان جائیں کیا پیاری بات بتادی۔ اللہ کے محبوب نے فرمایا، اس عورت سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ عورت اللہ کی محبوبہ کہلا سکتی ہے۔ لہٰذا عورتیں ذرا توجہ سے سنیں کہ اس حدیث پاک پر عمل کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی محبوبہ بن سکتی ہیں۔ ارے دنیا والوں کی محبوبہ بن کے کیا ملے گا جو خود مرنے والے ہیں، ڈھلنے والے ہیں۔ اس پروردگار کی محبوبہ بنو جو حی لا یموت ہے۔ جس کے پاس زمین اور آسمان کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ فرمایا، اس عورت سے اللہ محبت فرماتے ہیں جو اپنے شوہر سے محبت رکھنے والی ہو۔ اور شوہر سے خوش مزاجی کرنے والی ہو۔ خوش مزاجی کا کیا مطلب؟ شوہر کا مسکرا کے استقبال کرنا، مسکراہٹیں بکھیرنا، اس کی بات بات پر مسکرانا اور پیار کی باتیں کرنا، اس کو کہتے ہیں کہ خوش مزاج عورت۔ یہ نہ ہو کہ ہر وقت سڑی رہے، ہر وقت اس کا موڈ بنا رہے۔ ہر وقت اس کے چہرے کے اوپر غصہ رہے اور زبان تلوار کی طرح بنی ہوئی ہو اور زبان سے ایسے سخت الفاظ بولے کہ جو زہر کی طرح کڑوے ہوں۔ نہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شوہر سے محبت رکھنے والی اور شوہر سے خوش مزاجی کرنے والی اور دوسرں مردوں سے اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والی۔ اب ان تین باتوں کا اگر خیال کریں تو غیر سے اپنی نگاہیں ہٹائیں اور اپنے خاوند پہ نظریں جمائیں اور اچھی باتوں سے اس کا دل لبھائیں۔ ایسا کرنے والی اللہ تعالیٰ کی محبوبہ بن جائے گی۔

پھر توجہ سے سنئے۔ تین باتیں بتائی گئیں۔ شوہر سے محبت کرنے والی، غیر سے اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی اور خاوند سے خوش مزاجی کرنے والی۔ کیا مطلب کہ غیر سے نظروں کو ہٹاؤ، اپنے میاں پہ نظریں جماؤ اور اپنے اچھے اخلاق

پیار محبت عزاجی کے ذریعے خاوند کے دل کو لبھاؤ۔ جب یہ تین کام کرو گی تو ان کے کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبوبہ بنالیں گے کہ یہ میری پیاری بندی ہے۔ بھلا اس سے بڑا رتبہ اللہ کے ہاں کیا ہو سکتا ہے۔

اب دیکھیے مرد اگر چاہیں کہ ہم اللہ کے محبوب بنیں تو قرآن پاک نے نسخہ بتا دیا۔

ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله

اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو نبی علیہ السلام کی اتباع کرو۔ تو مردوں کو تو پوری زندگی کے ہر ہر عمل میں نبی علیہ السلام کی اتباع کرنے پر یہ رتبہ ملے گا اور عورت کو تین کام کرنے پر۔ غیر سے نظریں ہٹانے پر، خاوند پر نظریں جمانے پر اور پیار محبت سے اس کا دل لبھانے پر۔ اتنا کام کر لینے پر یہ اللہ تعالیٰ کی محبوبہ بن جائے گی۔

سیدھی جنت میں

ایک حدیث پاک میں آیا ہے۔ ابی امامہ فہری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حاملات والدات رحيمات باولادهن لو لا يعصين ازواجهن دخلن الجنة. (شعب الايمان للبيهقي: ج٦، ص٤٠٩)

[حمل کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، بچوں پر مہربان ہونے والیاں اگر اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کریں تو سیدھا جنت میں داخل ہو جائیں گی]

سبحان اللہ۔ یہ بھی جنتی عورت کی نشانیاں بتائی گئیں۔

جنتی بیوی شوہر سے پہلے جنت میں داخل ہوگی

ایک اور مزے کی بات۔

ابی امامہؓ سے روایت ہے، فرمایا

یا معشر النسوان ان خیارکن یدخلن الجنة قبل خیار رجال فالیغسلن فیدفعن الی ازواجھن الا براضین الحمر وسفر مع ھن الولدان کانھن اللؤلؤ المنصور

[اے عورتوں کی جماعت! بے شک جنتی عورتیں جنتی مردوں سے پہلے جنت میں داخل کی جائیں گی تا کہ ان کو غسل دیا جائے اور ان کو خوشبوئیں لگائی جائیں، پھر وہ اپنے شوہروں کے استقبال کے لیے آئیں گی ان سواریوں پر جو سرخ ہیں یا زرد ہیں، ان کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں گے جس طرح بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں]

بحان اللہ۔ اللہ نے یہ بھی کیا مزے کی بات اپنے محبوب کے ذریعے بتا دی کہ میاں بیوی دونوں نیک ہیں۔ دونوں جنتی ہیں تو اللہ تعالیٰ عورت کو مرد سے پہلے جنت میں پہنچائیں گے۔ اس کو دلہن بنانے کے لئے، اس کو سجانے کے لئے اس کو مہندی لگے گی، اس کو پوشاکیں پہنائی جائیں گی، اس کو خوشبوئیں لگائی جائیں گی، زیور پہنائے جائیں گے اور اس کو جنت کے پانی کا غسل دیا جائے گا۔ جب سج دھج کے یہ تیار ہو جائے گی، بچے بھی اس کے ساتھ ہوں گے، اب یہ اپنے بچوں کو لے کر اور اللہ کی دی ہوئی ڈولی میں بیٹھ کر اپنے خاوند کا استقبال کرے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ خاوند کو جنت میں داخل کریں گے۔ سبحان اللہ۔ یہ کتنا عظیم منظر ہو گا۔ بچے ایسے خوبصورت بن جائیں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں اور عورت کو دلہن بنا کر پیش کر دیا جائے گا۔ سوچیے تو سہی یہ کتنی بڑی نعمت ہے جو اللہ

رب العزت نے عورتوں کو عطا فرمائی کہ اگر یہ نیک بنیں گی تو اپنے نیک خاوندوں سے بھی جنت میں پہلے داخل کر دی جائیں گی۔

بچوں کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی کا درجہ

ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انا اول من یفتح باب الجنة الا انه تاتی امرءة تبادرنی. فاقول لها مالکِ ومن انت. فتقول انا امرءة قعدت علیٰ ایتام لی

[نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا ہاں ایک عورت ہوگی جو مجھ سے بھی پہلے جنت میں داخل ہونا چاہے گی۔ میں اس عورت کو کہوں گا، یہ کیا ہے اور تو کون ہے؟ وہ کہے گی، میں عورت ہوں میرا خاوند فوت ہو گیا تھا میں نے یتیموں کی خاطر نکاح ثانی نہیں کیا]

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اس حدیث پاک کو پڑھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں۔ نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں، میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا مگر ایک عورت ہوگی جو مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہونا چاہے گی۔ میں اس عورت کو کہوں گا۔ یہ کیا ہے اور تو کون ہے؟ وہ کہے گی، میں عورت ہوں، میرا خاوند فوت ہو گیا اور میں نے بچوں کو چھوٹا دیکھا، نکاح ثانی نہ کیا تاکہ ان کی پرورش اچھی کرلوں۔ لہٰذا میں نے بچوں کی پرورش کی، اب میں جنت میں جانا چاہتی ہوں۔ سبحان اللہ۔ معلوم ہوا کہ بچوں کی خاطر عورت نکاح ثانی نہ کرے تو یہ اتنا بڑا عمل ہے کہ وہ عورت نبی علیہ السلام کے ساتھ جنت میں داخل کر دی جائے گی۔ ہاں اگر بڑے ہو جائیں اور عورت ابھی جوانی کی عمر رکھتی ہے تو شریعت کا حکم ہے کہ پھر وہ نکاح

کر لے۔ کیونکہ جوان عورت کا بیوہ رہنا فتنے سے خالی نہیں ہوتا۔

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا گیا۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

انا وامرءۃ سعفاء الخدین . امرءۃ امت من زوجھا فصبرت علیٰ ولدھا کھاتین فی الجنۃ . (الادب المفرد: ص ۳۱)

فرماتے ہیں کہ میں اور ایک عورت جس کے گال پچکے ہوں گے جس کا خاوند فوت ہوگیا اور اس نے اپنے بچوں کی پرورش کی وہ جنت میں میرے ساتھ ایسی ہوگی جس طرح کہ دو انگلیاں ساتھ ہوتی ہیں۔

ایسی عورت کو جنت میں نبی علیہ السلام کے قرب کا محل ملے گا وہ جنت میں نبی علیہ السلام کی ہمسائی بنے گی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کا گھر نبی علیہ السلام کے گھر کی بغل میں ہوگا۔

دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا جنت کی حوریں

ایک حدیث مبارک میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا، اے اللہ کے محبوب!

النساء الدنیا افضل ام الحور العین

کیا دنیا کی عورتیں افضل ہیں یا جنت میں حوروں کی سردار جس کو حور عین کہتے ہیں وہ افضل ہے؟

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

نساء الدنیا افضل من الحور العین کفضلِ الظِّھارۃِ علی البطانہ

[دنیا کی عورتیں جنت میں حور عین سے بھی افضل ہوں گی۔ جس طرح کہ ایک خوبصورت کپڑا باریک ہوتا ہے اور اس کے نیچے موٹے کپڑے کا استر

بنادیا جاتا ہے]

تو اگر حورعین اس استر کی مانند ہوگی تو پھر جو جنت کی عورت ہوگی یہ اس کے اوپر والے خوبصورت کپڑے کی مانند ہوگی۔ ان دونوں کے حسن وجمال میں اتنا فرق ہوگا۔

ایک ایک حورعین کی ستر ہزار حوریں خادمہ ہوں گی اور یہ حورعین جنتی عورت کی خادمہ بنے گی۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ عورت کو جنت میں ایسا حسن عطا فرمائیں گے کہ حورعین کا حسن جو قرآن میں کہا۔

وحور عين كامثال لوء لوء المكنون.

حورعین موتی اور ہیرے کی مانند ہوگی۔

سبحان اللہ۔ وہ حورعین بھی ایسی ہوں گی جیسے عورتیں کپڑے بناتی ہیں اور بعض اوقات کپڑا باریک ہوتا ہے تو یہ ان کے نیچے استر بنالیتی ہیں۔ وہ استر موٹے کپڑے کا ہوتا ہے، بے قیمت کپڑے کا ہوتا ہے اور اس پر قیمتی کپڑا ہوتا ہے۔ جیسے اس استر میں اور قیمتی کپڑے میں حسن وجمال کا فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی فرق حورعین اور جنتی عورت کے حسن وجمال میں ہوگا۔ علماء نے لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنتی عورت کو اس کے پسند کا حسن ملے گا۔ جیسے وہ چاہے گی یعنی آج تو دلہن کو سجانے کے لئے عورت بلائی جاتی ہے کہ وہ عورت دلہن کو خوب تیار کرتی ہے۔ مگر نقش نین کئی دفعہ ایسے ہوتے ہیں جیسے تیار کرنا چاہیں کر نہیں پاتے مگر جنت میں تو نقش نین ہی بدلیں گے۔ وہاں نہ پھر پارے کی ضرورت پڑے گی، نہ کسی اور چیز کی ضرورت پڑے گی۔ جنت کی عورت چاہے گی کہ میری آنکھیں ایسی ہوں ایسی بن جائیں گی۔ میرے ابرو ایسے ہوں ایسے بن جائیں گے۔ کوئی پلکنگ کی ضرورت نہیں، کوئی فلاں کی ضرورت نہیں۔ چاہے گی میرا چہرہ ایسا ہو، میرے چہرے کی رنگت ایسی ہو،

یرے ہونٹ ایسے ہوں، میرے دانت ایسے ہوں، میری پرسنالٹی ایسی ہو۔ جیسی پاہے گی اللہ تعالیٰ اس کو من پسند کا حسن عطا فرما دیں گے۔

یک کڑوی حقیقت

مگر اتنی باتیں سننے کے بعد ایک دو باتیں بڑے غم کی بھی ہیں۔ وہ سننی ا ہیئے۔ حقیقت کڑوی بھی ہو مگر بیان کر دینی ضروری ہوتی ہے۔

عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ، صحابی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اقل ساکنی الجنة النساء

[جنت میں عورتیں بہت تھوڑی ہوں گی]

اور دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی یہ السلام نے ارشاد فرمایا:

من تسع وتسعین امرءة واحدة فی الجنة وبقیتهن فی النار

[دنیا کی ننانوے عورتوں میں سے ایک عورت جنت میں جائے گی اور باقی جہنم میں جائیں گی۔]

اس سے کیا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر عورتیں باوجود اچھی بھلی ہونے کے خاوند کی اطاعت نہیں کریں گی۔ خاوند سے محبت نہیں کریں گی۔ گھر کسی کا آباد کریں گی۔ دل ں کسی کو آباد کریں گی اور ان بددیانتیوں کی وجہ سے وہ جہنم میں ڈالی جائیں گی۔ ب عورتوں کیلئے جنت میں جانا آسان تو کر دیا گیا ہے پھر بھی عورتیں وہاں نہیں پہنچ ہیں گی۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ اپنی ''میں'' کو مارنا بڑا مشکل کام ہے۔

یے عہد کریں

آج اس محفل میں عورتیں دل میں یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنے نفس کو اللہ کے

لئے مارا، اپنی ''میں'' کو مارا۔ آج کے بعد ہم اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی۔ ہم ان سے محبت کے طریقے ڈھونڈیں گی۔ خاوند محبت کرے تو ہماری خوش نصیبی، اگر کمی بھی کرے گا تو ہم اپنی خدمت سے، وفا سے، نیکی سے اپنے خاوند کے دل جیتنے کی کوشش کریں گی۔ ہم ودود بن کر رہیں گی۔ خاوند سے محبت کرنے والی، اس کے ساتھ خوش مزاج رہنے والی، غیر سے نظریں ہٹانے والی بن کر رہیں گی تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت آسانی سے عطا فرمادے۔ رب کریم یہ تمام نعمتیں آسان فرما دے۔

آج کی اس محفل کی آخری حدیث سن لیجئے۔ عبداللہ ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میں نے جہنم میں عورتوں کو کثرت کے ساتھ دیکھا۔ کہا گیا کہ

قالوا لم یا رسول اللہ!

صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے حضور ﷺ! آپ نے زیادہ عورتوں کو جہنم میں کس گناہ کی وجہ سے دیکھا؟

اُریتُ النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفر

فرمایا، میں نے ان کو آگ میں ان کی ناشکری ر

قیل ایکفرن باللہ

کہا گیا، کیا اللہ کا انکار کرتی ہیں؟

قال یکفرن العشیر۔

فرمایا نہیں اپنے خاوند کی ناشکرگزار ہوتی ہیں۔

ویکفرن الاحسان

اور احسان فراموش ہوتی ہیں۔

لو احسنت الیٰ احداھن الدھر۔ثم رأت منک شیئا

اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ایک زمانے تک اچھا سلوک کرے۔۔ پھر اس سے کوئی چیز ہلکی صادر ہو جائے۔

قالت۔ما رایت منک خیر قط

آگے سے جواب دیتی ہے۔ میں نے تو تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

ان جلے کٹے جملوں کی وجہ سے یہ عورتیں جہنم میں زیادہ ڈالی جائیں گی۔

یہ بخاری شریف کی روایت ہے۔ سچے رسول کی سچی کتاب کے الفاظ کی روایت ہے جس کے بارے میں علماء نے لکھا کہ قرآن مجید کے بعد سب سے سچی کتاب اصح الکتاب بعد کتاب اللہ یہ بخاری شریف ہے۔لہٰذا اس کتاب کی یہ روایت ہے کہ عورتیں جہنم میں خاوند کی ناشکری کی وجہ سے جائیں گی۔ آج کی اس محفل میں ایک سبق پڑھایا گیا۔ اللہ کرے کہ عورتیں دل کے کانوں سے سنیں اور آج یہ عہد کر لیں کہ ہمارا سلوک یہی ہے، ہماری ولایت یہی ہے، ہمارا قرب خدا یہی ہے کہ ہم اپنے دل میں اپنے خاوند کی محبت کو جمائیں، ان کے دل جیتنے کے لئے ان کے ساتھ خوشی کی زندگی گزاریں۔ اپنے آپ کو ان کی خدمت میں لگائے رکھیں۔ اس حال میں مریں کہ خاوند ہم سے خوش ہو اور جنت کے آٹھوں دروازے ہمارے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ اللہ رب العزت قیامت کے دن بھی یہ سرخروئی نصیب فرمائے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین.

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کی علمی ادبی اور اصلاحی تصانیف

عشق الٰہی

عشق الٰہی کا جذبہ انسان کو ایک نئی پرواز فکر دیتا ہے، ذوق تماشا پھر اسے ایک ایسی لذت سے آشنا کرتا ہے کہ دنیا کی لذتیں اس کی نظر میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ عشق حقیقی کی رعنائیوں سے کیا کیا شگوفے پھوٹتے ہیں، کتاب میں پڑھیے۔

عشق رسول ﷺ

عشق رسول ﷺ عشق الٰہی کا ایک زینہ ہے اور تکمیل ایمان کیلئے شرط ہے۔ اسباب عشق رسول ﷺ کیا ہیں؟ اس کی حقیقت اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟ عشاق رسول ﷺ کے احوال کیفیات کیا ہوتی ہیں؟ یہ سب جاننے کیلئے کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

حیات حبیب

مرشد عالم، محبوب العارفین حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی قدس سرہ کی زندہ جاوید سوانح حیات۔ اس آفتاب ہدایت کی ضیاء پاشی نے چاردانگ عالم کو روشن کر رکھا تھا۔ اس قدسی روح کے حالات زندگی کا مطالعہ آج بھی ہمارے دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہے۔

تصوف و سلوک

دین کے اہم شعبے تزکیہ و احسان پر لکھی گئی لاجواب کتاب جس میں تصوف کی تعریف، اصطلاحات اور اعمال تصوف پر محققانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ تصوف پر افراط و تفریط کا شکار ہونے والے طبقات کی بیخ کنی کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ تصوف اور شریعت میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

باادب بانصیب

شرف انسانیت یہ ہے کہ انسان ادب کے زیور سے آراستہ ہو۔ جس انسان میں ادب کا جوہر نہ ہو وہ انسان نما حیوان ہے۔ اس کتاب میں آداب زندگی کو نہایت ہی سلیس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتب کا مطالعہ کریں اور زندگی کے گلشن کو ادب کے پھولوں سے اراستہ کریں۔

مکتوبات فقیر

یہ حضرت دامت برکاتہم کے علوم و معارف پر مبنی مکتوبات کا ایک بیش بہا مجموعہ ہے۔ اس میں تلقین غزالی اور روح بلالی کے نمونے بھی ہیں اور فصاحت و بلاغت کے ادبی فن پارے بھی حضرت کی ارشاد کردہ نصائح زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

خطبات فقیر

عالم اسلام کے روحانی پیشوا حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ کے علم و حکمت بھرے بیانات کو کتابی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس کی آٹھ جلدیں منظر عام پر ہیں۔ ان کا مطالعہ آپ کو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے فکری اور روحانی بالیدگی عطا کرے گا۔